سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ
والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہُوا

مُصنّف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مُفتی مُحمد خلیل خان برکاتی

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنّف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجّم

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

مقدّمہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر

حامد اینڈ کمپنی - مدینہ منزل، ۳۸ - اردو بازار - لاہور

کتاب	:	سبع سنابل
مصنف	:	میر عبدالواحد بلگرامی
مترجم	:	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
مصحح	:	محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
مطبع	:	رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
خوشنویس	:	غلام رسول
الطبع اوّل	:	۱۹۸۲ء
الطبع الثانی	:	۱۹۹۹ء
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
ہدیہ	:	165/=

کے روزے اسی طرح خراب کرتا رہتا ہے۔ کہ افیونی تھا اور افیونی اور خشخاشی
اکثر زندیق ہوتے ہیں جنہیں اپنی زندیقیت کی خبر بھی نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ
الیقیمیہ میں ہے کہ شراب نشہ لاتی، بھنگ خبیث بناتی اور افیون ہلاک کرتی
ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے بھنگ، یا شراب،
یا افیون کا کوئی لقمہ کھایا پیا، وہ اپنی قبر میں سوّر اور کتے کی صورت میں داخل ہوگا
دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر نہ جائے گا اور قیامت کے روز جنت
میں داخل نہ ہوگا بلکہ وہ دوزخ میں منافقوں اور مشرکوں کے ساتھ جائے گا
مگر یہ کہ توبہ کرلے۔ تو تم نہ ایسوں سے مصافحہ کرنا نہ معانقہ۔ وہ مجھ سے
بری ہیں اور میں اُن سے بیزار"۔ نصاب صوفیہ میں ہے کہ افیون حرام ہے
اس لیے کہ وہ ایک قسم کا زہر ہے ایسے ہی پوست خشخاش۔

فائدہ۔ بعض صوفیاء کے مشاغل میں سماع و رقص بھی داخل ہے۔ اس
مسئلہ سماع میں اگرچہ علماء کرام کو سخت اختلاف ہے مگر گروہ صوفیاء کا
اس امر پر اتفاق ہے کہ اہلِ سماع کے لیے سماع بالذات اور ان کی صورت
بنانے والوں کے لیے ان کے طفیل میں مباح ہے۔ حضرت جنید بغدادی قدس
سرہٗ کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ بندہ جو چیز خدا کی حضوری کے لیے کرے
وہ اس کے لیے مباح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (اے محبوب میرے ان بندوں
کو بشارت دیجئے جو بات سنتے پھر اچھی سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں)
جاننا چاہیئے کہ اہلِ سماع کے حالت سماع میں مختلف درجات ہیں۔
بعض وہ لوگ جن میں بحالتِ سماع، اندوہ یا خوف یا شوق پیدا ہوتا ہے وہ
روتے، چلاتے، نعرے لگاتے اور محویت کے عالم میں اپنے کپڑے
پھاڑ دیتے ہیں۔ جب بعض حضرات میں رجاء، فرحت اور دلی مسرت پیدا
ہوتی ہے اور وہ عالمِ وجد میں رقص کرتے اور تالیاں بجانے لگتے ہیں چنانچہ

مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بحالت رقص تابوت سکینہ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ کی زوجہ نے عرض کیا کہ آپ رقص کرتے ہیں حالانکہ آپ نبی ہیں"۔ ارشاد فرمایا گیا تو میرے دل کی محویت اور عالم بے خودی پر یہ حکم لگاتی ہے۔ جا میں نے تجھے طلاق دی"۔

جاننا چاہیئے کہ جس طرح سماع میں منفعتیں اور فائدے بکثرت ہیں اسی طرح لغزشیں اور گمراہیاں بھی بے شمار ہیں۔ چنانچہ جب نصیر آبادی سے یہ کہا گیا کہ آپ سماع کے بہت حریص ہیں" تو فرمایا کہ ہاں وہ اس سے اچھا ہے کہ ہم گوشہ نشین ہو کر لوگوں کی غیبتیں کریں"۔ یہ سن کر ابو عمر بن نجید نے فرمایا" افسوس اے ابوالقاسم (تم یہ نہیں جانتے) کہ سماع کی ایک لغزش برسہا برس لوگوں کی غیبت سے بدتر ہے"۔ اور اگر سماع کا منکر سماع کے فائدوں کا، اس کی آفتوں سے مقابلہ کرے تو ہم جواب دیں گے کہ ان آفتوں کا دفع کرنا واجب ہے مگر ان کے صرف واقع ہونے کے امکان سے سماع کا ترک لازم نہیں آتا اس لیے کہ نماز جو بہترین عمل اور اہم العبادات ہے وہ بعض کے حق میں موجب فلاح ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ جب کہ بعض کے حق میں تباہی کی موجب ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ لیکن نماز میں سہو اور غفلت کے احتمال کے باوجود جو باعث تباہی ہے۔ نماز کا ترک جائز نہ ہوگا۔ یہی حال سماع کا ہے۔

اور اگر منکر یہ کہے کہ" قوالوں کا بلانا اور لوگوں کو سماع کی خاطر جمع کرنا بدعت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھا" تو ہم جواب دیں گے کہ اگرچہ یہ نو پید د بدعت ہے کسی سنت سے مزاحم نہیں لہذا سیئہ نہ ہوگی [illegible]